

45674- عورت کے سر کی مانگ نکالنا اور جوڑا بنانا

سوال

شادی بیاہ کے موقع پر عورت کا مختلف اشکال میں اپنے بال بنوانے کا حکم کیا ہے، یعنی بالوں کو اوپر اٹھانا، اور دلسن کے لیے ایسا کرنے کا حکم کیا ہے، کیونکہ غالباً دلسن اپنی سہاگ رات کے لیے ایسا کرتی ہے؟

پسندیدہ جواب

عورت کے لیے اپنی سہاگ رات میں بال کنگھی کرنے اور مختلف اشکال بنانے میں کوئی حرج نہیں، بلکہ یہ ایک اچھا اور مطلوب امر ہے، اور اس میں معاونت کرنے پر بھی کوئی حرج نہیں، لیکن شرط یہ ہے کہ اس میں کفار یا فاجر قسم کی عورتوں سے مشابہت نہ ہوتی ہو۔ اور مشابہت سے مقصود یہ ہے کہ بال اس شکل میں نہ بنائے جائیں جو کافر عورتوں کے ساتھ مخصوص ہوں، یا پھر یہ کنگ کسی کافرہ یا فاجرہ عورت کے نام سے پہچانی جاتی ہو، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کافران ہے :

"جس کسی نے بھی کسی قوم کے ساتھ مشابہت اختیار کی تو وہ انہی میں سے ہے"

سنن ابوداؤد حدیث نمبر (4031) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع الصغیر میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

ممنوعہ مشابہت کا ضابطہ اور قاعدہ سوال نمبر (32533) کے جواب میں بیان ہو چکا ہے، آپ اس کا مطالعہ کریں۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا :

کیا ماڈنگ کرنے والی عورتوں کے بالوں جیسی کنگ کروانا جائز ہے؟

اور کیا یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درج ذیل فرمان میں شامل ہوتی ہے :

"جس کسی نے کسی قوم سے مشابہت اختیار کی تو وہ انہی میں سے ہے"؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

اسی طرح بالوں کا مسئلہ ہے، چنانچہ عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ کافرہ یا فاجرہ عورتوں کی کنگ اور اشکال جیسے بال بنوائے، کیونکہ جو کوئی کسی قوم سے مشابہت اختیار کرے تو وہ انہی میں سے ہے۔

اس مناسبت میں مسلمان مومن عورتوں اور ان کے اولیاء و ذمہ داران کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ ان میگزین اور رسالوں اور بالوں کی اس طرح کی اشکال سے دور رہیں جو انہیں کفار کی جانب سے حاصل ہوتی ہیں، اور کفار اور ان کے بے پردہ لباس کے لیے ان کے دلوں میں محبت و دوستی پیدا کریں، جو شرع و حیاء سے عاری ہیں، اور شریعت اسلامیہ کے ساتھ اس کا کوئی

تعلق بھی نہیں، یا وہ نت نئے ماڈل جن پر نئے نئے بالوں کے فیشن ہوں، ان سے دور رہیں۔

اور مسلمانوں کو دوسروں سے ممتاز رہنا چاہیے کیونکہ شریعت اسلامیہ کا تقاضا بھی یہی ہے، اور اسلامی طبیعت بھی یہی ہے، تاکہ امت مسلمہ کو اس کی عزت و کرامت اور بلندی واپس مل سکے، اور اللہ تعالیٰ کے لیے یہ کوئی مشکل بھی نہیں۔ انتہی۔

ماخوذ از: مجموع فتاویٰ الشیخ ابن عثیمین (12) سوال نمبر (188)۔

اور بال اوپر اٹھانے، یا پھر ان کو اکٹھا کر کے سر کے اوپر جوڑا بنانا، یا سر کی ایک جانب مانگ نکالنا بعض اہل علم نے اس سے منع کیا ہے اس کی علت کفار عورتوں سے مشابہت ہے، اور کچھ علماء نے توجوڑا بنانے کو اس حدیث کے تحت شامل کیا ہے جس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مذمت فرمائی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"دو قسمیں ایسی ہیں جنہیں میں نے ابھی تک نہیں دیکھا : وہ لوگ جن کے پاس گائے کی دموں جیسے کوڑے ہونگے اور وہ لوگوں کو مارتے پھریں گے، اور وہ عورتیں جنہوں نے لباس تو پہنا ہوا ہوگا لیکن وہ تنگی ہوگی، لوگوں کی طرف مائل ہونے والی اور لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے والی ہوگی، ان کے سر سختی اونٹوں کی طرح ہونگے، وہ جنت میں داخل نہیں ہوگی اور نہ ہی جنت کی خوشبو پائینگے، حالانکہ جنت کی خوشبو تو اتنی اتنی مسافت سے آ جاتی ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (2128)۔

اور اگر فرض کر لیا جائے کہ مثلاً سر کی ایک سائڈ پر مانگ نکالنا کسی دور میں کافرہ اور فاجرہ عورتوں کا شعار اور علامت رہی اور پھر یہ خصوصیت زائل ہو کر مسلمان عورتوں میں عام ہو گئی کہ ایسا کرنے والی عورت کا کافریا فاجرہ گمان نہ کیا جاتا ہو تو مشابہت ختم ہو گئی ہو تو پھر یہ حرام نہیں ہوگا۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ المیا سر الار جوان (یہ تنکیہ کی طرح ہوتا ہے جو گھڑ سوار سواری کے وقت اپنے نیچے رکھتا ہے، اور یہ اعاجم استعمال کیا کرتے تھے) : کے متعلق کلام کرتے ہوئے کہتے ہیں :

"اگر ہم یہ کہیں کہ اعاجم کے ساتھ مشابہت کی بنا پر یہ ممنوع ہے، تو یہ دینی مصلحت کے لیے ہے، لیکن یہ ان کی علامت اس وقت تھی جب وہ کفار تھے، پھر جبکہ اب یہ علامت ان کے ساتھ مخصوص نہیں رہی تو یہ معنی زائل اور ختم ہو گیا، تو اس کی کراہت بھی ختم ہو گئی" واللہ تعالیٰ اعلم۔ اھ

دیکھیں : فتح الباری (1/307)۔

اور طیلسان (سبز رنگ کا لباس جو عجمی استعمال کرتے ہیں) زیب تن کرنے کو مشابہت قرار دینے والے کا رد کرتے ہوئے کہتے ہیں، کیونکہ یہ یہودیوں کا لباس تھا، جیسا کہ دجال والی حدیث میں بیان ہوا ہے، ابن حجر رحمہ اللہ اس کا رد کرتے ہوئے کہتے ہیں :

"اس سے استدلال کرنا اس وقت صحیح ہوگا جب طیلسہ یعنی برانڈی یہودیوں کا شعار ہو، اور اس دور میں یہ ختم ہو چکا ہے تو یہ چیز عمومی مباح میں داخل ہو گئی ہے" اھ

دیکھیں : فتح الباری (10/274)۔

ابھی اوپر ہم نے جس سوال نمبر کے جواب کی طرف اشارہ کیا ہے اس میں ہم ان کے علاوہ دوسروں سے بھی کلام بیان کر چکے ہیں جس سے اس کی تائید ہوتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ذیل میں ہم جوڑے اور عورت کے لیے سر کی ایک جانب مانگ نکالنے کے متعلق علماء کرام کے فتاویٰ جات نقل کرتے ہیں :

مستقل فتویٰ کمیٹی کے فتاویٰ جات میں درج ہے :

سوال :

سر کی ایک جانب مانگ نکالنے، اور صرف ایک چٹیا اور بالوں کا جوڑا بنانے کا حکم کیا ہے، عورت کا مقصد صرف اپنے خاوند کے لیے بناؤ سنگھار اور خوبصورتی اختیار کرنا، یا پھر اچھا اور لائق منظر ظاہر کرنا ہے ؟

جواب :

"سر کے ایک جانب مانگ نکالنے میں کفار کی عورتوں سے مشابہت ہوتی ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کفار کی مشابہت کرنے کی حرمت ثابت ہے۔

اور رہا مسئلہ ایک یا ایک سے زائد چٹیا کرنے اور چٹیا کر کے یا بغیر چٹیا کیے بال کمر کے پیچھے لٹکانا اگر تو بال چھپے ہوں تو پھر اس میں کوئی حرج والی بات نہیں۔

لیکن بالوں کا جوڑا بنانا جائز نہیں ہے؛ کیونکہ اس میں کافرہ عورتوں سے مشابہت ہوتی ہے، اور ان سے مشابہت اختیار کرنا حرام ہے، اور اس لیے بھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اجتناب کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا :

"دو قسمیں ایسی ہیں جنہیں میں نے ابھی تک نہیں دیکھا : وہ لوگ جن کے پاس گائے کی دموں جیسے کوڑے ہونگے اور وہ لوگوں کو مارتے پھریں گے، اور وہ عورتیں جنہوں نے لباس تو پہنا ہوا ہوگا لیکن وہ تنگی ہوگی، لوگوں کی طرف مائل ہونے والی اور لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے والی ہوگی، ان کے سر سختی اونٹوں کی طرح ہونگے، وہ جنت میں داخل نہیں ہونگی اور نہ ہی جنت کی خوشبو پائیں گی، حالانکہ جنت کی خوشبو تو اتنی اتنی مسافت سے آ جاتی ہے"

اسے امام احمد اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

دیکھیں : فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء (126/17)۔

اور شیخ الفوزان حفظہ اللہ سے سوال کیا گیا :

سر کے وسط سے نہیں بلکہ ایک سائڈ سے مانگ نکالنے کا حکم کیا ہے ؟

شیخ کا جواب تھا :

"عورت کے لیے سر کی ایک جانب سے مانگ نکالنا جائز نہیں شیخ محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اور اس دور میں بعض مسلمان عورتیں اپنے سر کی ایک جانب مانگ نکالتی ہیں، اور بالوں کو گدی کی طرف جمع کر لیتی ہیں، یا پھر سر کے اوپر اکٹھے کر لیتی ہیں، جس طرح انگریزوں کی عورتیں کرتی ہیں، تو یہ جائز نہیں؛ کیونکہ اس میں کفار کی عورتوں سے مشابہت ہے" انتہی۔

ماخوذ از : مجموع فتاویٰ الشیخ محمد بن ابراہیم (47/1)۔

انتہی ماخوذ از: المنتقی (321/3).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا :

سر کے بالوں کا جوڑا بنانے کا حکم کیا ہے، یعنی بالوں کو سر کے اوپر جمع کرنے کا حکم کیا ہے؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

"اگر تو بال سر کے اوپر جمع کیے جائیں تو اہل علم کے ہاں یہ ممانعت یا تنذیر میں شامل ہے جو درج ذیل فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں آئی ہے :

"دو قسمیں ایسی ہیں جنہیں میں نے ابھی تک نہیں دیکھا : وہ لوگ جن کے پاس گائے کی دموں جیسے کوڑے ہونگے اور وہ لوگوں کو مار تے پھریں گے، اور وہ عورتیں جنہوں نے لباس تو پہنا ہوا ہوگا لیکن وہ تنگی ہوگی، لوگوں کی طرف مائل ہونے والی اور لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے والی ہوگی، ان کے سر بختی اونٹوں کی طرح ہونگے، وہ جنت میں داخل نہیں ہونگی اور نہ ہی جنت کی خوشبو پائیں گی، حالانکہ جنت کی خوشبو تو اتنی اتنی مسافت سے آ جاتی ہے"

اس لیے اگر تو بال اوپر ہوں تو اس میں ممانعت ہے، لیکن اگر مثال کے طور پر بال گردن پر ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں، لیکن اگر عورت نے بازار جائیگی تو اس حالت میں یہ بے پردگی میں شامل ہوگا، کیونکہ اس کے عبایا کے پیچھے علامت ظاہر ہو رہی ہوگی، اور یہ بے پردگی اور فتنہ کے اسباب میں شامل ہوگی اس لیے جائز نہیں"

ماخوذ از: فتاویٰ المرأة المسلمة جمع و ترتیب الشیخ المسند (218).

واللہ اعلم.